تأثرات

ہماری عوامی حکومت نے ایک قابلِ قدر کام یہ کیا ہے کہ قرآن پاک کے صحیح ترین نسخے کی اشاعت کا ذمہ خود لے لیا ہے۔ چنانچہ نئے دستور کے رہنما اصولوں میں یہ کام بھی حکومت کے فرائض میں شامل کیا گیا ہے اور قومی اسمبلی نے اس کے متعلق ایک قانون بھی متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ اس مبارک اقدام کا محرک کیا تھا؟ اس کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ بعض ناشروں نے قرآن طبع کرا کے انڈونیشیا بھیجا تھا، جس میں بیسیوں آیات چھوٹ گئی تھیں۔ ایسے غلط نسخے کی طباعت ایک اسلامی جمہوری ملک کے لیے بے حد افسوس ناک تھی، اس لیے اس پر بجا طور پر احتجاج کیا گیا اور حکومت نے اس پر عملی توجہ کر کے اپنا ایک بڑا اہم فریضہ ادا کیا۔

حکومت نے مختلف فرقوں کے علما کا ایک کمیشن مقرر کیا۔ اس کمیشن نے انجمن حمایتِ اسلام کے شائع کردہ نسخے کو صحیح ترین نسخہ قرار دیا۔ یہ نسخہ اس لیے صحیح ترین ہے کہ نسخہ سجاوندی[1] کے عین مطابق ہے۔ یہ کام تنہا مولانا ظفر اقبال صاحب نے کیا ہے جس کے متعلق مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ ایک پوری حکومت کا کام تنہا ظفر اقبال صاحب نے انجام دیا ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے اور عربی زبان میں ایسی نزاکتیں موجود ہیں کہ حذف اور نقطے کیا اس کی ایک ایک حرکت کے فرق سے معانی میں آسمان و زمین کا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ضربت کو ضَربتَ، ضَربتِ، ضُربتُ، ضَربتُ سب طرح پڑھا جا سکتا ہے لیکن سب کے معنی الگ الگ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ اسلام نے قرآن کے لفظوں، حرفوں، نقطوں اور حرکات کی حفاظت میں غیر معمولی اہتمام سے کام لیا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن کے اپنے مخصوص رسم الخط کو محفوظ رکھنے میں بھی پورا پورا اہتمام کیا ہے۔ اگرچہ صوتی ادا

---

[1] ابوعبداللہ بن طیفور الغزنوی السجاوندی المتوفی ۵۶۰ھ "علل القراءات" "الوقف والابتداء"

اور معانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کی صرف چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ جمع مذکر غائب فعل ماضی میں الف جمع لکھنا ضروری ہے۔ جیسے قالوا۔ لیکن قرآنی رسم الخط میں جاءو، فاءو اور باءو میں الف جمع نہیں لکھا جاتا۔

۲۔ تائے تانیث میں گول ۃ لکھی جاتی ہے لیکن قرآنی رسم الخط میں بہت جگہ اسے تائے قرشت سے لکھا جاتا ہے۔ جیسے: شجرت الزقوم۔ رحمت ربك۔ مرضات ازواجك وغیرہ۔

۳۔ قرآنی رسم الخط میں بے شمار جگہ الف، واؤ اور ی کا کام کھڑے زبر، پیش اور زیر سے لیا گیا ہے۔ جیسے جٰهدوا۔ ؤدی۔ الغرہ وغیرہ۔

۴۔ بیسیوں جگہ قرآنی رسم الخط میں الف زائدہ لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا جیسے لن ندعوا۔ لکنا هو الله۔ قواریرا من فضة وغیرہ۔

کئی جگہ یہ الف زائدہ خلافِ قیاس لکھا جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔ جیسے اطعنا الرسولا۔ اضلونا السبیلا۔ وغیرہ۔

غرض قرآنی رسم الخط کی ایسی بے شمار خصوصیات ہیں اور اہلِ اسلام نے ہمیشہ ان کے تحفظ کا پورا اہتمام کیا ہے۔ صرف مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ بعض غیر مسلم ناشروں نے بھی اس میں بھرپور احتیاط۔۔۔ اور صرف احتیاط ہی نہیں بلکہ پورا پورا ادب و احترام بھی۔۔۔ برقرار رکھا ہے۔ نولکشور پریس لکھنؤ نے بھی قرآن طبع کرایا تھا لیکن ادب و احترام کا یہ حال تھا کہ کاتب باوضو ہو کر مخصوص پاک و معطر لباس پہن کر لکھتا تھا۔ جو پلیٹ دھو کر صاف کی جاتی تھی اس کا غسالہ احترام کے ساتھ محفوظ جگہ ڈال دیا جاتا تھا۔ پروف وغیرہ کے صفحات بھی محفوظ جگہ دفن کر دیئے جاتے تھے۔ تصحیح کے لیے معتبر علما کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔ غرض اپنی احتیاط کی حد تک اس نے صحت اور ادب دونوں کا پورا اہتمام کیا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ناشرین نہ فقط یہ کہ ادب و احترام کو ملحوظ نہ رکھیں بلکہ صحت کا بھی کوئی اہتمام نہ کریں۔ دولت کمانے کی ہوس ہیں اتنا اندھا نہیں ہو جانا چاہیے کہ آیات کی آیات غائب ہو جائیں جب بھی ان کو فروخت کیا جاتا رہے۔ محض "قیمت" کی بجائے "ہدیہ" کہہ دینا نہ قرآن کا احترام ہے اور نہ غلط چھپے ہوئے قرآن کو فروخت کرنے کا جواز۔

ہم حکومت سے درخواست کریں گے کہ قرآن کو تجارتی خطوط پر فروخت کرنے کو بھی قطعی ممنوع قرار دے

دیا جائے ۔ لاگت سے ایک پیسہ بھی فاضل قیمت نہ رکھی جائے بلکہ لاگت سے بھی بہت کم قیمت رکھی جائے تاکہ ہر غریب صحیح نسخہ حاصل کر سکے ۔ ہمیں مسیحی اداروں سے سبق حاصل کرنا چاہیے جو بائبل اور اناجیل کے بہترین نسخے لاگت سے نصف یا چوتھائی قیمت پر دیتے ہیں اور بعض اوقات مفت تقسیم کرتے ہیں ۔ ہماری اسلامی عوامی حکومت کو بھی مفت یا کم قیمت کے لیے خاص فنڈ الگ کر دینا چاہیے ۔ اور اوقاف کا اس سے بہتر کوئی مصرف نہیں ۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے "قرآن فروشی" اور غلط نسخے چھاپ کر دولت سمیٹنے والے کاروبار کا علاج ہو سکتا ہے ۔ پیسہ کمانے کے اور بہت سے کاروبار موجود ہیں ۔ قرآن مجید کو تجارت ، کاروبار اور ذریعۂ معاش بنانے سے الگ رکھا جانا چاہیے ۔ سیدنا امیر المومنین عثمان ذوالنورین سلام اللہ علیہ نے سینکڑوں نسخے جو مختلف ممالک میں بھیجے تھے ان کی کوئی قیمت نہیں وصول کی تھی ۔

موجودہ دور میں مرحوم جمال عبدالناصر نے لاکھوں کی تعداد میں قرآن چھپوا کر سارے افریقہ میں پھیلا دیا تھا ۔ اور اب ایران نے بھی صحیح نسخہ چھپوایا ہے ۔ خود شاہِ ایران نے اس میں دلچسپی لی اور جس خوش نویس نے قرآن کی کتابت کی تھی اس کے گھر جا کر چائے نوش کی ۔ اس قسم کی حوصلہ افزائی کا فریضہ سب سے زیادہ پاکستان کی اسلامی عوامی حکومت پر عائد ہوتا ہے ۔ اس لیے اسے نہایت کم قیمت یا مفت اشاعتِ قرآن کا اہتمام اوقاف فنڈ سے کرنا چاہیے ۔

اے کاش ! اسی طرح ایسے علما کا ایک بورڈ قائم ہو جو فرقہ بندی سے قطعی بالاتر رہ کر ایک متفق علیہ ترجمہ بھی شائع کر دے تو یہ بڑی زبردست خدمتِ دین ہو گی ۔ یہ ترجمہ ہر زبان میں ہونا چاہیے ۔ جب بائبل کا ترجمہ ہر زبان میں شائع کیا جا سکتا ہے تو قرآن کا کیوں نہیں ہو سکتا؟

بہرحال یہ بعد کی بات ہے ۔ اس وقت جو ابتدائی قدم اٹھایا گیا ہے وہ بھی ایک بڑی دینی خدمت ہے اور ہم اس پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں ۔

(محمد جعفر)